Fikr-o-Nasar (Islamabad) 11:10 (1974)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

یہ رسالہ ماہ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ کا رسالہ ہے۔ آج سے تقریباً ۱۴۳۸ سال قبل اسی ماہ میں اللہ کے آخری نبی خاتم النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی ولادت بمقام مکہ مکرمہ ہوئی تھی۔ اس نبی برحق کی ولادت ہوئی تھی جس کے لئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے دعاء کی تھی، جس کے آنے کی اطلاع حضرت موسیٰ کے توریت میں ہے اور جس کے آنے کی بشارت حضرت عیسی مسیح نے دنیا والوں کو سنائی تھی۔

ربیع الاول کے مہینہ میں گھر گھر حضرت رحمۃ للعلمین کا ذکر ہوتا ہے۔ درود و سلام پڑھے جاتے ہیں، جلسوں میں واعظین حضور کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہیں۔ منبروں پر خطبا آپ کے لائے ہوئے پیغام کو دھراتے ہیں۔ خانقاہوں میں درود و سلام کی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔

خوشا مسجد و منبر و خانقاہے
کہ دروے بود قیل و قال محمد

نبوت محمدیہ سے پہلے ساری دنیا عقاید و افکار میں اور اعمال و کردار میں صراط مستقیم سے ہٹ کر نہ صرف بیہودہ مراسم میں گرفتار ہوگئی تھی بلکہ یہ عقیدہ ہر جگہ پھیلا دیا گیا تھا کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ گناہ‌گار ہوتا ہے اور خالق کائنات کے دربار سے ملعون ہونے ہی کی وجہ سے دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ خاص کر جن یہودیوں نے پیغام عیسوی کو مسخ کرکے موجودہ عیسائیت کی بنیاد رکھی، انھوں نے تو کمال ہی کردیا۔ ہر پیدا ہونے والے معصوم بچے کو حضرت آدم کی چوک کا پیدایشی اور وراثتی طور پر ذمہ دار قرار دے کر گناہ‌کار دیا۔ نتیجہ یہ ہوگیا کہ ہر ذہن، دھن مجرمانہ، اور

هر دل احساس کمتری کا خزانہ بن گیا۔ آدمی یہ سوچنے ھی سے عاری ھوکر رہ گیا کہ ھم اللہ کے پسندیدہ بندے بھی ھوسکتے ھیں یا نہیں ۔ دوسرا ذھنی مرض یہ پیدا ھوگیا کہ انسان جیسے طبعیاتی طور پر اپنے باپ کا وارث ھے اسی طرح نیکی اور بدی میں بھی وارث ھے۔ دادا پردادا کے گناہ کی سزا معصوم بچے کو دی جاسکتی ھے ۔ اور ایک نیکوکار کا پوتا پروتا بھی اپنے اعمال کے بغیر ھی محض وراثتاً محبوب الہی کا مقام پانے کا مستحق ھوتا ھے۔

پولوس کی عیسائیت نے اس خیال کو ذرا زیادہ عام کردیا تھا، ورنہ یہ خلاف عقل و انصاف خیال تمام مذاھب میں موجود تھا۔ جس کے بوجھ سے ایک طرف انسانیت کی کمر دھری ھوئی جارھی تھی، دوسری طرف خدا کے قرب سے مایوس طبقہ، گناہ،آلودگی اور بدکاری میں ڈوبتا جارھا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسلیت، وطنیت اور اس قسم کی تمام عصبیتوں کو توڑ کر، انسان کے اپنے عقاید و اعمال کو کامیابی کا ضامن اور آدمی کے طرۂ امتیاز قرار دیا ۔ اور فرمادیا کہ

ھر پیدا ھونے والا بچہ فطرۃً صحیحہ پر پیدا ھوتا ھے ، یعنی وہ نہ کسی گناہ سے آلودہ ھوتا ھے اور نہ کسی نیکی سے آراستہ۔ یہ دنیائے انسانیت کے لئے اللہ کی رحمت کا پیغام ھے اس سے دنیائے انسانیت نے اطمینان کے سانس لیے اور نیکی کی طرف مائل ھوسکا۔ دوسرے بہت سے ان گنت اعتبارات کے ساتھ ساتھ اس اعتبار سے بھی حضور سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس عرب و عجم کے لئے، کالے، گورے کے لئے، اور ھر مومن و کافر کے لئے اللہ کی رحمت ھے۔

ع ۔ سلام ان پر کہ جن کی ذات ھے رحمت زمانہ پر

— — — —